﴿ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلاً وَّنَهَارًا○ فَلَمْ یَزِدْهُمْ دُعَآءِ یْ اِلاَّ فِرَارًا○ وَاِنِّیْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْآ اَصَابِعَهُمْ فِیْ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِیَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَ اسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا○ ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا○ ثُمَّ اِنِّیْ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا○ ﴾

(نوح : ۵-۹)

"عرض کیا کہ اے میرے پروردگار! میں نے اپنی قوم کے لوگوں کو رات کے وقت بھی بلایا اور دن کے وقت بھی بلایا۔ تو میرے بلانے کا ان پر یہی اثر ہوا کہ جتنا زیادہ بلایا اتنا ہی زیادہ بھاگے۔ اور جب میں نے ان کو بلایا کہ یہ تیری طرف رجوع ہوں اور تُو ان کے گناہ معاف فرمائے تو انہوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں اور اوپر سے اپنے کپڑے اوڑھے لئے اور ضد کی اور شیخی میں آکر اکڑ بیٹھے۔ پھر میں نے ان کو پکار کر بلایا۔ اور ان کو ظاہر بھی سمجھایا اور پوشیدہ بھی سمجھایا۔"

عرصہ دراز تک آپ نے دن رات مسلسل کام کیا اور ہر ممکن صورت سے کیا۔ یہ نہیں کہ تھوڑے زمانہ تک کام کر کے بیٹھ رہتے۔ جس وقت حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا غرق ہو رہا تھا تو آپ علیہ السلام نے دعا کی :

﴿ وَنَادٰی نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَهْلِیْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِیْنَ○ قَالَ یٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا تَسْئَلْنِ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنِّیْ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ○ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْئَلَكَ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ ﴾

(هود : ۴۵، ۴۶)

"نوح نے اپنے پروردگار کو پکارا اور عرض کیا کہ اے میرے پروردگار! میرا بیٹا بھی میرے اہل و عیال مین داخل ہے اور تُو نے جو وعدہ فرمایا تھا وہ سچا ہے اور تُو سب سے بڑا حاکم ہے۔ اللہ نے فرمایا کہ اے نوح! تمہارا بیٹا تمہارے اہل و عیال میں داخل نہیں، کیونکہ اس کے عمل اچھے نہیں، تُو جس چیز کی حقیقت کا حال تمہیں معلوم نہیں ہم سے اس کی درخواست نہ کرو، ہم تم کو سمجھائے دیتے ہیں

کہ نادانوں کی سی باتیں نہ کرو۔ نوح نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار! مَیں اس سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ تجھ سے اس چیز کی درخواست کروں جس کی حقیقت الحال مجھے معلوم نہیں ہے"۔

نوح علیہ السلام کا بیٹا اور بیوی دونوں غرق ہوئے 'لیکن آپ نے برداشت کیا۔

لوگوں نے آپ سے کہا :

﴿ قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ ۝ ﴾

(الشعراء : ۱۱۶)

"وہ بولے : نوح اگر تم اپنی حرکت سے باز نہ آؤ گے تو ضرور سنگسار کر دیئے جاؤ گے"۔

اور یہ کہا :

﴿ ... مَا هٰذَا اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ... اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ .. ﴾ (المؤمنون : ۲۴،۲۵)

"... یہ بھی بس تم جیسا آدمی ہے اور تم سے برتر ہونا چاہتا ہے .... بس یہ ایک آدمی ہے جس کو جنون ہو گیا ہے....."

لیکن آپ نے نہ کسی دھمکی اور نہ کسی طعنے کی پرواہ کی اور برابر کام میں مصروف رہے ' یہاں تک کہ آپ کے مخالف تباہ ہو گئے۔

قِصّہ حضرت موسیٰ علیہ السلام

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قِصّے کو ہم صرف چند معجزات میں محصور کرتے ہیں ' حالانکہ اس میں تعلیم ہے اپنی قوم کو انتہائی ذلت اور مظلومی سے نکال کر ترقی کے اعلیٰ درجے پر پہنچانے کی (بنی اسرائیل ایسی ذلیل حالت میں تھے کہ ان کے حاکم ان کے بیٹے ذبح کرتے تھے اور ان کی بیٹیاں اپنی خدمت کے لئے زندہ رکھتے تھے) نیز اس میں تعلیم ہے ان اوصاف کی جن کے ذریعے سے ایسی ترقی ممکن ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرماتا ہے کہ تم اور تمہارے بھائی ہارون فرعون کے پاس جاؤ۔

﴿ اِذْهَبَا اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴾ (طٰهٰ : ۴۳)